خلیفہ اول
سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ
خلیفہ ثانی
سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ عنہ
خلیفہ ثالث
سیدنا عثمان ذوالنورین
رضی اللہ عنہ
خلیفہ رابع
سیدنا علی المرتضیٰ
رضی اللہ عنہ
بنانے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں چار باغ لے کے چلے
مجلہ
چار یار مصطفیٰ
راولپنڈی
اسلام آباد
حق چار یار
مجدد کی علامات
اور ذمہ داریاں
حق چار یار
مناظرہ کی روئیداد
شیعہ کے
بطلان کا انکشاف

ترسیل زر خط وکتابت مرکزی دفتر

متصل جامع مسجد جلالی

خیابان اقبال بخش کالونی پیرودہائی راولپنڈی

E-mail:
charyar.e.mustafa@gmail.com
www.charyar.e.mustafa.net
Mobile: 0333-5170513

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

مختصر روئیدادِ مناظرہ راولپنڈی

صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی
(گولڈ میڈلسٹ)

حق اور باطل کی جنگ انسانِ اول ابوالبشر سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق کے ساتھ ہی شروع ہوگئی تھی بلکہ یہ کہنا بھی درست ہوگا کہ علمبردارِ حق سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا وجودِ مسعود بعد میں تخلیق ہوا اور علمبردارِ باطل ابلیس لعین کا وجود پہلے بنایا گیا لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ابلیس باطل کا علَم لیے جب بھی اور جہاں بھی میدانِ کارزار میں اترا اُسے منہ کی کھانی پڑی۔ اپنی تمام تر چالوں اور حیلہ سازیوں کے باوجود وہ اہلِ حق سے پسپا ہوتا رہا اور دُم دبا کر میدان سے بھاگتا رہا۔

کون نہیں جانتا کہ باطل نمرود کی شکل میں آیا تو سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے، فرعون کی شکل میں آیا تو سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے، ابو جہل کی صورت میں آیا تو جانِ کائنات حبیبِ کبریا احمدِ مجتبیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے، یزید کے روپ میں آیا تو سیدنا امام حسین شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اکبر کی صورت میں آیا تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے، اسماعیل دہلوی کی شکل میں آیا تو امام فضلِ حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے، احسن نانوتوی کی صورت میں آیا تو امام المتکلمین علامہ نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے اور قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی، خلیل انبیٹھوی، اشرفعلی تھانوی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں آیا تو امامِ عشق ومحبت مجددِ دین و ملت پروانۂ شمعِ رسالت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ سے عبرتناک مات کھائی۔

دورِ حاضر میں باطل جہاں اور کئی محاذوں پر اپنی کارستانیاں دکھا رہا ہے وہاں رافضیت کی زبان اپنے منہ میں لیے لوگوں کو راہِ راست سے ہٹانے کی کوششوں میں بھی مصروفِ عمل ہے ذیابٌ فی ثیاب کے مطابق سنیت کا لبادہ اوڑھے رافضیت وتفضیلیت کی فصل بڑی تیزی سے کاشت کر رہا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے عبدالقادر شاہ تیغ بھاٹوی اور زاہد حسین شاہ حال مقیم یو کے مسئلۂ افضلیت شیخین، مسئلۂ استعمالِ ''علیہ السلام'' لغیرِ انبیاء اور دیگر متعدد مسائل میں اہلِ سنت کے اجماعی عقائد ونظریات کو متنازعہ بنانے کے ساتھ ساتھ اہلِ سنت کے شعار ''نعرۂ تحقیق حق چار یار'' کی بڑی شدومد سے مخالفت کر رہے ہیں اور اپنے حواریوں کے ذریعے یہ تاثر قائم کرنے کی سعی لاحاصل کر رہے ہیں کہ حق چار یار کہنے سے باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا حق سے اخراج ہو جاتا ہے۔ ان کی یہ الٹی منطق تب درست ہوتی کہ جواب نعرہ ''صرف چار یار حق'' ہوتا۔ نیز اگر ایسا ہی ہے تو پھر جواب دیجئے کہ ''پنج تن پاک'' کہنے سے کیا باقی تمام تن بشمول انبیاءِ کرام علیہم السلام پاک نہ رہیں گے، عشرۂ مبشرہ کہنے سے کیا باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنتی نہ مانے جائیں گے اور ''محمد رسول اللہ'' کہنے سے کیا باقی رسولوں کی نفی ہو جائے گی؟

کبھی کہا جاتا ہے کہ حق چار یار کہنے سے یا بغضِ اہلِ بیت کی بو آتی ہے یا بغضِ صحابہ کی۔ اگر خلافت کے اعتبار سے کہتے ہو تو حق پنج یار کہو تا کہ خلیفۂ پنجم سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہوں اور اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اعتبار سے کہتے ہو تو حق سب یار کہو تا کہ سب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہوں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نہ اِس اعتبار سے کہتے ہیں نہ اُس اعتبار سے بلکہ ہمارا مدعا و منشاء اس نعرہ سے رافضیت و خارجیت کا رد ہے۔ خارجی خلفاءِ ثلاثہ سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروقِ اعظم اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کو تو مانتے ہیں لیکن سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے بغض وعناد رکھتے ہیں۔ ہم یہ نعرہ لگا کر ان کا رد کرتے ہیں کہ جیسے خلفاءِ ثلاثہ عظمتوں کے امین ہیں اسی طرح خلیفۂ چہارم بھی پیکرِ عظمت و رفعت ہیں۔ اور دوسری طرف رافضی صرف سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے نام لیوا ہیں باقی تینوں خلفاء کے منکر و گستاخ ہیں۔ یہ نعرہ لگا کر ہم ان کا بھی رد کرتے ہیں کہ جیسے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اہلِ حق سے ہیں ایسے ہی ان کے امام اور مقتدا خلفاءِ ثلاثہ بھی اہلِ حق سے ہیں۔

"حق چار یار" کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ چاروں حضرات حق ہیں اور ان کی خلافت کی ترتیب بھی حق ہے اور انبیاءِ کرام علیہم السلام کے بعد یہ سب سے افضل ہیں۔ جہاں تک پانچویں خلیفۂ راشد کا تعلق ہے تو ان کے خلیفہ ہونے پر نہ تو کوئی اختلاف ہے اور نہ ہی کوئی ان کو خلیفہ بلا فصل قرار دیتا ہے۔ سب کے نزدیک وہ پانچویں خلیفہ ہیں۔ لہٰذا ان کو نعرے میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

رافضیت کے آلۂ کار اور پیکرِ غرور و تکبر عبدالقادر شاہ نے بھکھی شریف میں 10 مئی 2009ء کو اس نعرہ کے خلاف خطاب کرتے ہوئے اہلِ حق کو چیلنج کیا تھا۔ اس کا یہ خطاب بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ "مرد کے بچے بنو اور 1953ء سے پہلے اس نعرہ کا ثبوت لاؤ۔" نیز اپنی کتاب "نعرۂ حیدری" کے صفحہ 7 پر اس نے لکھا کہ "1953ء سے پہلے نعرۂ تحقیق کا کوئی اعلان لاؤ، کوئی اشتہار لاؤ، کسی کتاب سے دکھاؤ" ------ "اللہ کا فضل ہے چوراسی ملکوں میں گیا ہوں کسی نے بھی آمنا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کی۔"

حالانکہ عبدالقادر شاہ نے خود اپنی کتاب "فضائلِ غوث الثقلین گیارہویں شریف کا جواز" کے صفحہ 17 پر 2003ء میں یہ شرعی ضابطہ لکھا تھا کہ "گیارہویں شریف کس نے شروع کی؟ اور کب شروع کی؟ یہ دونوں مطلب سے متعلق باتیں نہیں ہیں۔ کیونکہ جائز کہنے کے لیے کب کی کوئی قید نہیں ہے اور نہ ہی شخص کی کوئی قید مقرر ہے۔ سوال دراصل یہ ہے کہ جواز اور عدم جواز کی کیا صورت ہے؟ کہنے والا یہ کہتا ہے کہ عدم جواز کی یہ صورت ہے کہ یہ نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام کے دور میں نہیں تھی خلفائے راشدین کے دور میں نہیں تھی بعد میں کہاں سے آ گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تم کو کس نے بتلایا کہ جائز ہونے کے لیے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ہونا شرط ہے۔ وہ کتاب لاؤ چیلنج کرتا ہوں ایک کتاب لاؤ کہ جو یہ کہے کہ سرکار ﷺ کے زمانے کی جو چیز تھی وہ جائز تھی بعد کی چیزیں ناجائز تھیں۔"

بہر حال اس چیلنج کو اپنے وقت کے امامِ اہلِ سنت پاسبانِ فکرِ رضا حجۃ الاسلام علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی مدظلہ کے ایک ہونہار شاگردِ رشید شیرِ اہلِ سنت مناظرِ اسلام مفتیِ اعظم علامہ محمد عابد جلالی صاحب نے 22 جون 2010ء کے روزنامہ پاکستان لاہور، روزنامہ اذکار لاہور، روزنامہ انصاف لاہور اور روزنامہ قدامت لاہور میں بیان کے ذریعے قبول کیا اور ہر ممکن طریقے سے عبدالقادر شاہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی اور مناظرہ کرنے کی پیشکش کی۔ مگر شاہ موصوف ٹس سے مس نہ ہوئے اور چپ سادھ لی۔ جب گھیرا زیادہ تنگ ہوا تو مجبوراً 15 اپریل 2011ء کے روزنامہ مسلمان اسلام آباد میں بیان شائع کرایا کہ "مولوی عابد جلالی اپنے دعویٰ کو قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت کرنے کے لیے جگہ و وقت کا تعین کریں ہم اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے ہر فورم پر آنے کے لیے تیار ہیں۔" اس بیان کے شائع ہوتے ہی شیرِ اہلِ سنت نے 5 مئی 2011ء

بروز جمعرات نمازِ عشاء کے بعد داتا دربار لاہور میں مناظرہ منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔ بس پھر کیا تھا باطل کے ایوانوں پر لرزہ طاری ہو گیا اور حیلے بہانوں سے راہِ فرار حاصل کرنے کی تگ و دو شروع ہو گئی۔ مناظرہ تو نہ ٹلنا تھا سو نہ ٹلا البتہ شاہ موصوف کو نہ آنا تھا سو نہ آئے۔ شیرِ اہلِ سنت کے ہمراہ مفتی مختار علی رضوی، مفتی کاشف اقبال مدنی، علامہ محمد شفیق قادری، علامہ حافظ فدا حسین رضوی اور دیگر درجنوں علماءِ حق رات گئے تک داتا دربار میں عبدالقادر نامی شخص کا انتظار کرتے رہے۔ وقت گزرتا گیا اور پھر اذانِ فجر کی دلکش آواز نے اہلِ حق کی فتح کی نوید سنا دی۔ یوں داتا دربار کے پُرنور در و دیوار شیرِ اہلِ سنت مفتی محمد عابد جلالی کی فتح کے امین بن گئے۔

5 مئی کی رات بیت گئی۔ پھر راتوں پہ راتیں اور دنوں پہ دن بیتتے چلے گئے۔ تا آنکہ 31 مئی 2011ء کو اسلام آباد ائر پورٹ سے عبدالقادر شاہ کا تکبر سے بھرپور بیان جاری ہوا کہ اگر کسی نے ماں کا دودھ پی رکھا ہے تو آٹھ دن کے اندر اندر شرائطِ مناظرہ طے کر کے مناظرہ کے لیے آ جائے۔ جناب ارشاد فرما رہے تھے ''اس بات کی مجھے کوئی پریشانی نہیں کہ کون کتنا پڑھا ہوا ہے داڑھی کتنی بڑی ہے اللہ کو منظور ہے للکار کے کہتا ہوں جب وہ میرے سامنے آئے گا اِس طرح (چٹکی بجاتے ہوئے) اگر چند جملوں میں اڑا کے نہ رکھ دوں تو مجھے بھی مرد نہ کہنا۔''

شیرِ اہلِ سنت تو کب سے انتظار میں تھے کہ شکار ہاتھ آئے۔ فوراً اپنے نمائندگان مفتی مختار علی رضوی اور علامہ محمد شفیق قادری کو شرائطِ مناظرہ طے کرنے کا فریضہ سونپا۔

6 جون 2011ء کو دارالعلوم انوارِ رضا راولپنڈی میں منعقدہ اجلاس میں جانبین کے نمائندوں نے شرائط طے کیں۔ شرائط بھی کیا طے ہوئیں فقط تاریخ مقرر ہوئی اور شاہ موصوف کے نمائندے پورا زور لگا کر اصل موضوع ''حق چار یار'' کی بجائے ''نعرۂ تحقیق کا جوابِ مصاب'' لکھوانے میں کامیاب ہو گئے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے جواب بھی ویڈیو میں دیکھی اور سنی جا سکتی ہے کہ نگرانِ مناظرہ مفتی محمد سلیمان رضوی صاحب نے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ موضوع پر مزید گفتگو مناظرین کر لیں گے۔ شیرِ اہلِ سنت کے نمائندگان نے اس صورتِ حال کو فقط اس وجہ سے قبول کر لیا کہ وہ شاہ موصوف کی ٹیم کو مناظرے سے پہلو تہی کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔ ان کا مدعا یہ تھا کہ کسی بھی طرح ایک دفعہ عبدالقادر شاہ سے آمنا سامنا تو ہو جائے۔ جائے مناظرہ کے حوالے سے عبد القادر شاہ کی ٹیم کا اصرار تھا کہ مناظرہ کسی ہوٹل میں کیا جائے۔ حالانکہ علمی مباحثوں کے لیے مساجد و مدارس سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہوا کرتی۔ بہرحال جگہ کا معاملہ کئی دن بعد طے ہوا کہ مناظرہ آنجناب کے مرید کے گھر گلزارِ قائد راولپنڈی میں ہو گا۔

شرائط کے طے ہوتے ہی عبدالقادر شاہ کے حواریوں نے ہر وہ دروازہ کھٹکھٹایا جہاں سے مناظرہ رکوانے اور ٹالنے کی امید ہو سکتی تھی لیکن:

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

اور دوسری طرف شیر مضطرب تھا کہ کب میدان لگے اور شکار ہاتھ آئے۔ خدا خدا کر کے 13 جون 2011ء کی شام آ گئی اور ''حق چار یار'' والے اہلِ حق میدانِ مناظرہ میں جا اترے۔ قسمت کی خرابی دیکھئے کہ شاہ موصوف نے اپنی عبرتناک شکست (جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی) انٹرنیٹ پر براہِ راست دکھانے کا خود انتظام کر دیا۔

شرائطِ مناظرہ لکھواتے ہوئے تو آنجناب کے نمائندگان اصل موضوع بدلوانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن میدانِ مناظرہ میں انہیں شیرِ اہلِ سنت کی گرفت سے کون بچاتا ''نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن'' کا منظر تھا۔ پورے مناظرہ کے دوران موصوف اصل موضوع سے پہلو تہی کرتے ہوئے ''حق چار یار'' کی بجائے ''حق سب یار'' پر بات کرنے پر اصرار کرتے رہے۔ جبکہ

حضرت مناظرِ اسلام شیرِ اہلِ سنت علامہ محمد عابد جلالی صاحب نے موصوف کے اپنے بیانات سے واضح کیا کہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم، حضرت سیدنا عثمانِ غنی، حضرت سیدنا ابوسفیان، حضرت سیدنا امیر معاویہ، حضرت ہندہ رضی اللہ عنہم اجمعین سمیت جمیع صحابہ کے گستاخ ہیں اس لیے ''حق سب یار'' کا نعرہ لگانے کا انہیں کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ وہ صرف اپنی رافضیت چھپانے کے لیے اس نعرے کی آڑ لینا چاہتے ہیں۔ شیرِ اہلِ سنت نے بار بار کہا کہ میں کمپیوٹر پر ابھی تمہاری گستاخیوں کا ریکارڈ دکھانے کو تیار ہوں۔ مگر شیرِ اہلِ سنت کے کسی بھی بیان کی موصوف نہ تو تردید کر سکے اور نہ ہی ثبوت طلب کیا کیونکہ جانتے تھے ناں کہ گستاخیاں تو کی ہوئی ہیں۔ ثبوت مانگا تو مل جائے گا اور منہ مزید کالا ہو جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہر گستاخی سامنے آنے پر یہی رٹ لگاتے رہے کہ ''یہ لایعنی بات ہے'' ''مناظرہ چلنے دیں ناں'' ''یہ موضوع سے خارج بات ہے''۔

دورانِ مناظرہ شاہ موصوف اپنی منطق دانی کے جوہر دکھانے چلے تو بوکھلاہٹ میں ''حق چار یار'' کی تصدیق کر کے اپنی شکست کا پروانہ شیرِ اہلِ سنت کے ہاتھ تھما بیٹھے۔ ان کے الفاظ ملاحظہ کیجیے:

1- چار یار کو حق کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
2- ''حق سب یار'' کہنا بمقابلہ ''حق چار یار'' کہنے کے زیادہ صحیح ہے۔
3- چار یار سب حق والوں کے سردار ہیں۔

ان اعترافی بیانات کے باوجود راہِ ہدایت سے دور ہی رہے اور قبولِ حق سے روگردان ہی رہے۔

کچھ تو مجبوریاں رہی ہوں گی
یوں کوئی بے وفا نہیں ہوتا

پورے مناظرہ کے دوران مناظرِ اسلام شیرِ اہلِ سنت علامہ محمد عابد جلالی اور ان کے رفقاء کے چہرے مطمئن، ہشاش بشاش اور کھلے رہے جب کہ مخالفین کے چہروں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ شرائطِ مناظرہ کے مطابق شیرِ اہلِ سنت کے رفقاء میں سے کوئی بھی نہ بولا جب کہ اُدھر سے کبھی ایک بولتا تو کبھی دوسرا۔ اس طرح اپنے مناظر کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے کی کوشش کرتا۔ حد تو یہ ہے کہ ان کا کیمرہ مین بھی ان کی کمزوری بھانپ گیا اور سمجھ گیا کہ حضرت کی چھٹی ہو گئی ہے چنانچہ اس نے بھی بولنا شروع کر دیا۔

اگر اس موقع پر زبیر شاہ کھوٹوی کا تذکرہ نہ کیا گیا تو روئیدادِ مناظرہ نامکمل رہے گی۔ یہ موصوف بھی سنیت کا لبادہ اوڑھے رافضیت و تفضیلیت کی اشاعت و تبلیغ میں پیش پیش ہیں۔ نیز تقیہ کے فن سے خوب آشنا ہیں۔ گوجر خان میں حق چار یار کانفرنس ہو تو اس میں بھی خطاب کر جاتے ہیں اور ''حق چار یار'' کے حق میں دلائل بھی دیتے ہیں اور راولپنڈی میں ''حق چار یار'' کے نعرے کو روکنے کے لیے مناظرہ ہو تو اس میں بھی آگے آگے نظر آتے ہیں۔ مسئلہ مال کا ہے جدھر سے مل جائے۔ دورانِ مناظرہ یہ موصوف عبد القادر شاہ کی ٹیم کے اہم رکن تھے اور متعدد مرتبہ شرائطِ مناظرہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آستینیں چڑھائے، گلا پھلائے اور آنکھیں پھاڑے پھدک پڑے اور بدزبانی، بدکلامی، بد اطواری اور بدتہذیبی کا مظاہرہ کر کے اپنی اصلی شناخت کروائی۔ یقین نہ آئے تو مناظرہ کی ریکارڈنگ دیکھ لیجیے۔ ویسے بدکلامی میں ان کے گرو جی بھی پیچھے نہ رہے۔ آج ان کے حواری ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ ہمارے مفکرِ اسلام نے مناظرہ کے دوران نہایت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور اخلاق سے گرا ہوا کوئی جملہ یا لفظ نہ بولا۔ ان حضرات کو اپنی ہی جاری کردہ ڈی وی ڈی نمبر دو کو ایک گھنٹہ گیارہ منٹ اور تینتالیس سیکنڈ سے ملاحظہ کرنا چاہیے۔ جس شخص کو یہ لوگ ''مفکرِ اسلام'' اور ''امامِ اہلِ سنت'' جیسے پاکیزہ القاب سے یاد کرتے ہیں اور صبر و تحمل اور اخلاقِ حسنہ کا پیکر بنائے پھرتے ہیں اس کی زبان پر

ایک عالمِ دین کے حق میں غلیظ گالی اور وہ بھی صرف اس لیے کہ اس عالمِ دین نے ایک لاجواب کتاب لکھ کر آنجناب کی رافضیت کا پول کھول دیا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''اگر عالم کو اس لیے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کفر ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ 129/21)

عبدالقادر شاہ کے دستِ راست زاہد حسین شاہ کا تعارف کرا دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ صاحب بھی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بولنے لگ گئے تو شیرِ اہلِ سنت نے ان کو آئینہ دکھا دیا۔ انہوں نے کہا کہ تم وہی تو ہو جس نے یہ کہا ہے کہ دنیا میں تھوڑا بہت جتنا بھی کفر آیا ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام کے اندر ہی سے آیا ہے۔ (نعوذ باللہ، نعوذ باللہ)۔ قارئینِ محترم! یہ الفاظ تھے زاہد شاہ کے اس خطاب کے جو بھنگالی دربار میں کیا گیا تھا۔ اس خطاب میں اس شخص نے یہاں تک کہا کہ ناصبی ہنڈرڈ پرسنٹ (100%) بریلوی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جمیع انبیاءِ کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کروڑ ہندوؤں کو کلمہ پڑھا کر وہ ریکارڈ قائم کیا جو نبیوں سے بھی نہ ہو سکا۔ لاؤ تاں انبیاء کی صف میں سے کوئی ایسا۔ پھر کہا کہ ایک ریکارڈ ابھی اور بھی سامنے آنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت کسی نبی کے دور میں پوری دنیا سے کفر ختم نہیں ہو سکا لیکن امام مہدی آئیں گے تو ساری دنیا سے کفر کا خاتمہ کر دیں گے۔ یہ تاثیر ہے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے دودھ کی۔ (نعوذ باللہ من هذه الخرافات)

عبدالقادر شاہ کے حواریوں کو بالآخر اپنے حضرت کی بے بسی پر ترس آ ہی گیا کہ ہمارے حضرت سخت مشکل میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پولیس کی مدد سے مناظرہ رکوا کر اپنے حضرت پر احسان کر دیا۔ حضرت شیرِ اہلِ سنت ایس ایچ او سے پوچھ رہے تھے کہ کیمرے کے سامنے آ کر اپنی مجبوری بتاؤ کیوں مناظرہ روک رہے ہو۔ جب کہ دوسری طرف عبدالقادر شاہ نے ایس ایچ او کو دیکھتے ہی شکر کا کلمہ پڑھا اور مسلسل کہنا شروع کر دیا کہ ''انہیں اٹھائیں تاکہ ہم بھی اٹھیں'' جلالی صاحب جو عبدالقادر شاہ کے مہمان تھے وہ ابھی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے اور عبدالقادر شاہ اور اس کے ہمنوا زبیر شاہ کھوئی، عظمت شاہ، زاہد شاہ، ڈاکٹر آصف اور پیر عبدالقادر آف واہ کینٹ باہر جانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حالانکہ یہ لوگ اپنے ہی گھر میں تھے۔

حواریوں نے اپنے حضرت پر دوسری مہربانی یہ کی کہ مناظرہ کے بعد اُسی کمرہ میں بیٹھ کر خطابات کیے اور حضرت صاحب کو مشورہ دیا کہ حضرت آپ ان مسائل میں نہ الجھیں اور غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کے متعلق کچھ سوچیں۔ دراصل وہ دبے لفظوں میں کہہ رہے تھے کہ آئندہ ایسی غلطی نہ کیجیے گا یہ آپ کے بس کا روگ نہیں ہے۔ ایسی عبرتناک اور شرمناک شکست کے بعد اگر ان لوگوں میں ضمیر نام کی کوئی چیز ہوتی تو کسی کو منہ نہ دکھاتے مگر یہاں تو ''چور بھی کہے چور چور'' کے مصداق جشنِ فتح منائے جا رہے ہیں۔ لیکن دیکھ لیجیے ان کے جشن بھی ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کا منظر ہی پیش کرتے ہیں۔ ہارے ہوئے اور ہار پر جیت کا لیبل چسپاں کرنے والے جیتنے والوں جیسا لب ولہجہ کہاں سے لائیں۔ کسی نہ کسی کے منہ سے سچ نکل ہی جاتا ہے کہ عابد جلالی نے بڑی زیادتی کی ہے ہمارے حضرت کو بولنے ہی نہیں دیا۔ یہاں پر عبدالقادر شاہ کے ان بیانات کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے جو اس نے علامہ فدا حسین رضوی اور شیرِ اہلِ سنت کو مخاطب کر کے لندن میں بیٹھ کر ریکارڈ کروائے تھے اور انٹرنیٹ کے ذریعے نشر کیے تھے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

''مناظرہ سے بچنے کے لیے جھوٹی خبریں پھیلاتے ہوئے کبھی ذکر کرتے ہیں فلاں نے گھر جا کر مناظرہ کیا۔

انہوں نے کیا ہوگا مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن یہ کہ میرے ساتھ کوئی گھر آ کے مناظرہ کرے یہ پھر اس ماں کے لال کی میں شکل دیکھنا چاہوں گا جو میرے گھر میں آ کر کے مجھ سے مناظرہ کرے۔ میں بالکل مناظرے کے لیے تیار ہوں۔"

"میں دوسرے کی وکالت نہیں کرتا۔ میں اپنی بات کرتا ہوں۔ میرے سامنے جب آئیں گے آپ تو آپ کو لینے کے دینے پڑیں گے۔"

"آپ میدان میں آئیں۔ آپ کو انشاء اللہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا۔"

مناظرہ ہو چکا ہے اور عبدالقادر شاہ کی یہ ساری تعلیاں ہوا میں بکھر چکی ہیں۔ سارے خواب چکنا چور ہو چکے ہیں۔ اس پر اس سے زیادہ کیا تبصرہ کیا جائے کہ۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

آج عبدالقادر شاہ کے حواری اپنے حضرت کی شکست کو چھپانے کے لیے اس بات کا بڑا چرچا کر رہے ہیں کہ حصر کے قاعدوں کا جواب نہیں دیا گیا۔ انہیں کون سمجھائے کہ جب اس نے قاعدے بیان کرتے کرتے خود ہی "حق چار یار" کے بارے میں کہہ دیا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہ کہتے ہوئے "حق چار یار" کہنے کو صحیح مان لیا کہ "حق سب یار" کہنا بمقابلہ "حق چار یار" کہنے کے زیادہ صحیح ہے۔ نیز چار یاروں کو سب حق والوں کا سردار مان لیا اور کون نہیں جانتا کہ نعرے ہمیشہ سرداروں کے ہی لگائے جاتے ہیں۔ ان اعترافی بیانات کے بعد کسی قاعدے کے جواب کی ضرورت ہی نہیں رہ گئی تھی۔

اس کے باوجود شیرِ اہلِ سنت نے تفسیرِ قرطبی سے سورۃ نور آیت 33 کے الفاظ وَصَدَّقَ بِہٖ کی تفسیر حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے الفاظ میں پیش کی جو ارشاد فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے مصداق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ جس طرح وَصَدَّقَ بِہٖ کا مصداق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قرار دینے سے باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی تصدیق کی نفی نہیں ہوتی ایسے ہی "حق چار یار" کہنے سے باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی حقانیت کی نفی نہیں ہوتی۔

نیز عبدالقادر شاہ نے اپنی کتاب "نعرۂ حیدری" میں نعرۂ حیدری یا علی کے ثبوت کے لیے دلیل دی ہے لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار۔ اس میں حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں کے مرد ہونے کا انکار اور دوسری تلواروں کا انکار موجود ہے۔ اس کے باوجود اگر دوسروں کی مردانگی کی نفی نہیں ہوتی تو نعرۂ تحقیق حق چار یار میں تو نفی کا کوئی کلمہ بھی موجود نہیں ہے یہاں کیسے دوسرے صحابہ کرام کی حقانیت کی نفی لازم آئے گی۔ عبدالقادر شاہ ان دلائل کا کوئی جواب نہ دے سکا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عبدالقادر شاہ بڑا منطقی ہے یا امام المناطقہ حضرت علامہ حافظ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے منطقی تھے؟ ہم ان کی مانیں جنہیں سارا زمانہ ملک المدرسین مانتا ہے یا تمہاری مانیں؟ دیکھو وہ کیا ارشاد فرماتے ہیں:

"ابھی نام نہاد مفتی کے اجداد بھی پیدا نہیں ہوئے ہوں گے کہ اہلِ سنت یہ نعرہ لگاتے تھے نعرۂ تحقیق حق چار یار اور یہ نعرہ اہلِ سنت کی علامت تھی لیکن مفتیٔ مذکور یہ نعرہ لگانے سے منع کرتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہ باطن رافضی ہے اور تقیہ کے طور پر بظاہر اہلِ سنت کہلاتا ہے۔ مفتیٔ مذکور کی منعِ نعرہ پر دلیل یہ ہے کہ اس نعرہ سے یہ لازم آتا ہے کہ چار یار کے سوا کوئی صحابی حق پر نہیں۔ اس جاہل مفتی کو یہ معلوم نہیں کہ یہ تب لازم آتا جب نعرہ میں حصر کا کلمہ ہوتا مثلاً یوں ہوتا کہ نہیں حق مگر چار یار، یا یہ ہوتا کہ حق صرف چار یار ہیں۔ حالانکہ اس نعرہ میں حصر کا کوئی ایسا کلمہ نہیں۔ علمِ اصول میں ہے کہ محض کسی کے ذکر سے دوسرے کی نفی نہیں ہوتی۔ اس نعرہ کا تو صرف یہ معنی ہے کہ چار یار حق پر ہیں دوسرے اصحاب کے حق پر ہونے کی

نفی نہیں ہے۔ اگر اس جاہل مفتی کی منطق تسلیم کر لی جائے تو مفتی جب کلمہ پڑھتا ہے (محمد رسول اللہ) تو لازم آئے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی رسول اللہ نہیں ہے تو اب مفتی اپنی اس منطق کے لحاظ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ ان سب خرابیوں کا سبب جہالت ہے لہٰذا نعرۂ تحقیق حق چار یار سے کوئی منافق رافضی ہی منع کرے گا بلکہ اس نعرہ کا مرتبہ نعرۂ حیدری اور نعرۂ غوثیہ سے بھی مقدم تر اور بلند تر ہے۔

من آنچہ شرطِ بلاغ است با تو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

(سیف العطاء صفحہ ۱۴۱ عطاء بندیالوی اکیڈمی لاہور)

عبدالقادر شاہ اور اس کے حواری سنی بریلوی ہونے کے دعوے دار ہیں۔ ذیل میں ہم اتمام حجت کے لیے مرکزِ اہلِ سنت بریلی شریف کا فتویٰ پیش کر رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے دعویٔ سنیت و بریلویت میں مخلص ہوئے تو اس فتوے کے منظرِ عام پر آنے کے بعد نعرۂ تحقیق حق چار یار کی مخالفت سے توبہ کر لیں گے۔ بصورتِ دیگر عوام اہلِ سنت کو سمجھ آ جائے گی کہ "خمس" بھی کسی طاقت کا نام ہے۔ 18 جولائی 2010ء کے آن لائن سیشن میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت، جانشینِ مفتیٔ اعظم ہند، قاضی القضاۃ فی الہند، فخرِ ازہر حضور سیدی تاج الشریعہ علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری بریلوی الازہری مدظلہ کی خدمت میں سوال پیش ہوا:

"نعرۂ تحقیق حق چار یار لگانا کیسا؟ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ ایسا کرنا اہلِ بیت سے بغض کی نشانی ہے کیونکہ اگر اس سے مراد خلافت ہے تو خلافت تیس سال کی ہے جس کا حدیث شریف میں ذکر ہے وہ امام حسن ﷺ کے بغیر پوری نہیں ہوتی اس لیے حق پانچ یار کہنا چاہیے اور اگر اس سے مراد حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں تو حق سب یار کہنا چاہیے۔ کیا ان صاحب کے یہ اعتراض کوئی معنی رکھتے ہیں یا بے وجہ ہیں؟"

آپ نے جواباً اس نعرے کو شعارِ اہلِ سنت بتایا اور اہلِ حق کا، اعلیٰ حضرت کا اور سب مسلمانوں کا سچا مذہب بتایا۔

ملاحظہ کیجیے آپ کے ارشاداتِ عالیہ:

"یہ نعرہ لگانا جائز اور مستحسن ہے اور اہلِ سنت و جماعت کا شعار ہے اور اس کو جو معنی انہوں نے پہنائے وہ کسی سنی کی مراد نہیں ہیں اور چار خلفاء ماننے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت امام حسن ﷺ کی خلافت جو ان کو تفویض ہوئی تھی اور پھر انہوں نے وہ خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کو تفویض کر دی (اس کا انکار ہو گیا) تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت امام حسن کی شان میں کوئی توہین ہے یا بغضِ اہلِ بیت۔ یہ معنی ان کی بدظنی اور بدگمانی ہے اور یہ کہنا کہ اگر مراد صحابہ ہیں تو حق سب یار کہو، یہاں پر مراد وہ چار ہیں جو دین کے ستون ہیں اور یہ حدیث میں آیا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکر اس کی بناء ہیں اور عمر اس کی دیواریں ہیں اور عثمان اس کی چھت ہیں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (مسند الفردوس للدیلمی ۱/۴۳ دار الکتب العلمیہ بیروت، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری ۱۱/۳۴۶ مکتبہ امدادیہ ملتان) حضور نے ان چاروں کی تخصیص کسی وجہ سے کی۔ اسی وجہ سے ہمیں یہ مستنبط ہوا کہ تمام صحابہ برحق ہیں اور تمام صحابہ ہمارے سر کا تاج ہیں اور ان کی محبت کا یہ معنی نہیں کہ ہمیں اہلِ بیت سے بغض ہے بلکہ صحابہ کی محبت اور اہلِ بیت کی تعظیم دونوں آپس میں متلازم ہیں دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتی۔ شیعہ تعظیمِ اہلِ بیت کا نام لیتا ہے اور صحابہ سے بغض رکھتا ہے اور خارجی اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اور صحابہ کا نام لیتا ہے۔ شیعہ تعظیمِ اہلِ بیت کا نام لے کر صحابہ سے گئے تو اہلِ بیت سے بھی گئے

بقیہ نمبر 03 صفحہ نمبر 46

روئیداد مناظرہ بصورت منظوم

کلام علامہ مفتی عابد جلالی

دیا عشق نبی کا ہے جلایا اہل سنت نے
نبی کے دین کا ڈنکا بجایا اہل سنت نے
پلا کے جام قرآنی، مٹا کے نقش شیطانی
دلوں کو نور ایمان سے سجایا اہل سنت نے
آیات قرآن سے بھی رسالت کی زبان سے بھی
صداقت کا لقب ہر سو ہے پایا اہل سنت نے
ادب ازواج واولاد نبی کا دین ہے اپنا
علم حب صحابہ کا اٹھایا اہل سنت نے
حسنین علی کی بھی ابوین نبی کی بھی
سبق زہرا کی عظمت کا پڑھایا اہل سنت نے
بوبکر وعمر کا بھی، عثمان وحیدر کا بھی
مشن ان چاریاروں کا چلایا اہل سنت نے
جو یار غار کا دشمن وہ حیدر کرار کا دشمن
نہ کہنا ہم کو تو یہ نہ بتایا اہل سنت نے
نبی کی پاک نسبت پر جو ہر دم طعن کرتا ہے
ہر ایسا مفتری سولی چڑھایا اہل سنت نے
روافض کے خوارج کے یہود ونجد وفارس کے
ضلالت کے قلعوں کو ہے گرایا اہل سنت نے
عدو سب بھاگ جاتے ہیں اوراپنے منہ کی کھاتے ہیں
نعرۂ تحقیق کا جب بھی لگایا اہل سنت نے
جوگستاخ صحابہ ہو مناظرے پر آمادہ ہو
اسی کے گھر میں جا اس کو دبایا اہل سنت نے
شکست ہوئی عبد القادر کی رافضیوں کے فادر کی
جبھی تو آج جشن فتح منایا اہل سنت نے
بدل سو بھیس آتا ہے لٹیرا جب بھی ایمان کا
رخ باطل سے پردوں کو اٹھایا اہلسنت نے
کہیں غوث جلی جن کو کہیں داتا علی جن کو
بحمد اللہ انہیں مرشد بنایا اہل سنت نے
قرآن اپنا صحیفہ ہے امام ابوحنیفہ ہے
شعور دیں بریلی سے جگایا اہل سنت نے
نبی کے دین کے صدقے جلال الدین کے صدقے
ہے سکہ پوری دنیا پہ بٹھایا اہل سنت نے
علی کی شان کو دیکھو شاہ عرفان کو دیکھو
ہے کیسے کیسے شیروں سے ملایا اہل سنت نے
کمر کو توڑنے ہر ملحد وگستاخ وبے دین کی
عابد کو بھی پرواں ہے چڑھایا اہل سنت نے

روئیداد مناظرہ بصورت منظوم

کلام مجاہد اہل سنت قاری محمود الحسن اویسی قادری

سر عام بت تکبر کا توڑا عابد جلالی نے
خوب ہی عبدالقادر کو جھنجھوڑا عابد جلالی نے

سب یار کی اصلیت بھی کردی بے نقاب
چلا کر حق چار یار کا ہتھوڑا عابد جلالی نے

جب کہا نہیں کی کبھی گستاخی ہوش میں
غشی کا ڈال دیا اس پر توڑا عابد جلالی نے

شکل کی پھٹکار صاف کہتی تھی لوگو
مجھے گھر کا نہ گھاٹ کا چھوڑا عابد جلالی نے

بھاگنے ہی میں عافیت جانی زبیر وعبد قادر نے
لگایا جب زور علم کا کوڑا عابد جلالی نے

تھم ٹھپنے کو تو مختار ہی کافی تھا اپنا
گلا مگر خود اس کا مروڑا عابد جلالی نے

قبا علم کی ہوگئی فی الفور تار تار
ابھی تو تھا ذرا سا نچوڑا عابد جلالی نے

عرفان شاہ کے آگے کیسے ٹھہرے گا وہ محمود
جسے کر دیا چند لمحوں میں بھگوڑا عابد جلالی نے

بقیہ نمبر 02 صفحہ نمبر 32

متعلق صفحہ **241** لکھا کہ ان کا شمار فقہا صحابہ میں نہیں ہوتا تھا لہٰذا ان کی روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا اور خود اسی کتاب میں امام شافعی کے اشعار سے استدلال کر کے افضلیت حضرت علی کا عقیدہ ثابت کیا اس سے بڑھ کر اور کیا نظریاتی دہشت گردی ہوگی کہ صحابی رسول کے قیاس و رائے کا دخل تو لائق تسلیم و استدلال نہیں اور خود اپنے ہی نہیں بلکہ اپنے بھان متی حواریوں کو بھی بے لگام کیا ہوا ہے کہ عقائد اہلسنت کو اپنے قیاس سے بلا خوف بازیچہء اطفال بناؤ۔ صفحہ **249** پر لکھا حضرت عبداللہ بن مسعود کی جمیع صحابہ پر افضلیت کا عقیدہ ایک واضح عقیدہ تھا جو ان کے تلامذہ میں متفقہ طور پر پایا جاتا تھا۔ صفحہ **253** پر لکھا حضرت امام حسن اپنے والد حضرت علی کو حضرت ابو بکر صدیق سے افضل سمجھتے تھے اور امام حسن کا قول و فعل خلفائے راشدین کی طرح شرع میں سند و حجت کی حیثیت رکھتا ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ نمبر 03 صفحہ نمبر 44

اور خوارج اور دوسرے لوگ بھی سب سے گئے اور

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

یہ حق والوں کا اور اعلیٰ حضرت کا اور تمام مسلمانوں کا سچا مذہب ہے۔ تو یہ معنی جوان صاحب نے پہنائے یہ صحیح نہیں ہیں اور اس بناء پر اس کو ناجائز کہنا ان کا غلط اور باطل خیال ہے۔

آن لائن فتویٰ

www.jamiaturraza.com/live